نام کیسا ہونا چاہیے؟

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عَطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جوکوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اوراس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ ''فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وَقْت دُرود پاک پڑھا ہے۔

(البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج٤ /٢٥٥ حدیث١٤٢٥)

سُبۡحٰنَ اللّٰہ! دُرودشریف پڑھنے والا کس قدر بَخْتْوَر ہے کہ اُس کا نام مع ولدِیّت بارْگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں یہ بات بھی اِنْتِہائی ایمان افروز ہے کہ قَبْرِ مُنَوَّر پر حاضِر فِرشتے کو اس قدر زیادہ قوتِ سَماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرودشریف پڑھنے والے لاکھوں مُسلمانوں کی اِنْتِہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے عِلْمِ غیب بھی عَطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربار کی قُوَّتِ سَماعَت اور عِلْمِ غیب کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَرْوَرْدْگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

وسلّم کے اِختیارات وعِلمِ غیب کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذنِ اللہ (یعنی اللّٰہ تعالٰی کی اجازت سے) اِن کی اِمدادیں فرمائیں گے!

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا

جب نہ خداہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نام پوچھا کرتے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم جب کسی کو عامِل بنا کر بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے چہرے پر دیکھی جاتی اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو اس کی ناپسندیدگی آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے چہرے پر دیکھی جاتی اور جب کسی بستی میں جاتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند فرماتے تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے چہرۂ انور میں دیکھی جاتی، اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے چہرۂ اقدس میں اس کی ناپسندیدگی محسوس ہوتی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرة، ۲۵/٤، حدیث: ۳۹۲۰)

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچھے ہوتے ہیں۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) ہمارے ہاں پنجاب میں بعض دیہات کے نام ہیں: نُور پُور، مدینہ، جماپور ایسے نام بڑے مبارک ہیں بعض بستیوں کے نام ہیں: شیطانیہ، خُونی چک وغیرہ یہ نام اچھے نہیں۔ حضور صلی اللّٰہ تعالی علیہ والہٖ وسلم بستیوں کے بُرے نام بھی ناپسند فرماتے تھے۔ (مرآة المناجیح، ٦/٢٦٣، ٢٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بچے کے لئے پہلا تحفہ ہے

نام کسی بھی آدمی کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پہچانا اور پُکارا جاتا ہے، گھر، خاندان، محلے، اسکول، مدرسے، جامعہ، بازار اور دفتر میں نام ہی اس کی شناخت ہوتا ہے، بہت مرتبہ نام گھریلو ماحول اور تہذیبی روایات کی عکاسی بھی کرتا ہے، نام اچھا ہو تو انسان کا ضمیر اُسے کام بھی اچھا کرنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا نام رکھنے کے لئے غور و فکر شروع ہو جاتا ہے، ایسے میں باپ کو چاہئیے کہ اپنے بچے کا اچھا نام رکھے کہ یہ اس کی طرف سے اپنے بچے کے لئے پہلا اور بنیادی تحفہ ہوتا ہے جسے بچہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَوَّلُ مَا یُنْحِلُ الرَّجُلُ

وَلَدَہٗ اِسْمَہٗ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَہٗ یعنی آدمی سب سے پہلے تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے اس لئے چاہئے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔(جمع الجوامع، ٣/٢٨٥، حدیث:٨٨٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام والے سے کام لیا

سیِّدِ عالَم ،نورِ مجسم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک دن ایک اونٹنی منگوائی اور فرمایا: اسے کون دَوہے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ ایک شخص نے عرض کی: میں۔ دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مَرَّۃٌ (یعنی کڑوا)۔فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔نام پوچھا تو اس نے اپنا نام جَمْرَۃٌ (یعنی انگارہ) بتایا۔اسے بھی بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔اب حضرت سیِّدُنا یعیش غفاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر اپنا نام یَعِیْــش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو ارشاد ہوا: تم اونٹنی کو دَوہو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔

(المعجم الکبیر، ٢٢/٢٧٧، الحدیث ٧١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قیامت کے دن نام سے پُکارا جائے گا

نام کا تعلق صرف دنیاوی زندگی تک نہیں بلکہ جب میدانِ حشر قائم ہوگا تو انسان کو اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور بلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پکارا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔'' (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب في تغيير الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نام کے اِنتخاب میں شرعی اُصولوں کو مدِّنظر رکھا جائے نہ کہ اپنی خواہش کو۔ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے کچھ ناموں کی ترغیب دی ہے ہمیں اپنے بچوں کو اُن ناموں سے مَوسُوم کرنا (یعنی نام رکھنا) چاہیے، کچھ ناموں کو ناپسند فرمایا اُن سے پرہیز کرنا چاہئے حتی کہ **رسولِ بے مثال**، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے بہت سے ناموں کو صِرْف اس لئے تبدیل فرما دیا کہ وہ نام معنی کے لحاظ سے مناسب نہیں تھے۔ (اس کی تفصیل اگلے صفحات میں آئے گی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کا اثر ہوتا ہے

نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میرے دادا **رسولِ اکرم** صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: ''تم سہل ہو۔'' انہوں نے جواب دیا: جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب

رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

(صحیح البخاری،کتاب الادب،باب تحویل الاسم ..الخ ،١٥٣/٤،حدیث:٦١٩٣)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے،اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ "حَـزْن" "ح" کے فتحہ سے سخت زمین اور سخت دل انسان۔"حُـزْن" "ح" کے پیش سے رنج وغم۔ "سَہْل" "سین" کے فتحہ "ہ" کے سکون سے،نرم زمین اور نرم دل انسان۔آسانی ونرمی کو بھی "سہل" کہتے ہیں،چونکہ حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) نے تبدیلی نام کا مشورہ دیا۔ ۞ خیال رہے کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) کا مشورہ تھا اَمْر (یعنی حکم) نہ تھا۔اس لیے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) نے کچھ ارشاد نہ فرمایا۔حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) کا مشورہ قبول کرنا مستحب ہے واجب نہیں، لہٰذا اس عرض پر اعتراض نہیں۔ ۞ حزن (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے بیٹے مسیّب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ہیں اور مسیّب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے بیٹے سعید بن مسیّب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ہیں،سعید (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باقی رہا۔اس سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا بُرا اثر ہوتا ہے اور کبھی ایک شخص کی غلطی سے پورے خاندان پر بُرا اثر ہوتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،٦/٤٢٤،٤٢٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کب رکھیں؟

بچے کا نام ساتویں دن رکھنا بہتر ہے، اس سے پہلے بھی رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں، حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ و اٰلہٖ وسلم نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔(سنن الترمذی، کتاب الادب، ۳۸۰/۴، حدیث:۲۸۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کون رکھے گا؟

نام رکھنے کی ذمہ داری بنیادی طور پر بچے کے والد کی بنتی ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔'' (شعب الایمان، باب في حقوق الاولاد و الاھلین، ۴۰۰/۶، حدیث:۸۶۵۸) تاہم ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، خالہ، تایا چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے، اس میں بھی حرج نہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ نام رکھنے والے بعض اوقات دینی معلومات کی کمی کی وجہ سے بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں یا جن کا رکھنا مناسب نہیں ہوتا یا جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بہر حال بچا جائے۔ بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان، محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے فوراً کہہ

اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پھولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہئے کہ کہیں یہ خوشی حُبِّ جاہ کے مرض کا نتیجہ تو نہیں؟ بعض اوقات لوگ ایسے ایسے ناموں کے معانی پوچھتے ہیں جو اُردو، عربی یا فارسی کسی لُغت میں نہیں ملتے ظاہر ہے ایسے بے معنی نام رکھنا بھی مناسب نہیں چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو نہ حدیثوں میں ہو نہ مسلمانوں میں ایسا نام مُستعمَل ہو، اس میں علما کو اِختلاف ہے بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہارِ شریعت ۳/۶۰۳) سب والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کا نام نہایت ہی خوبصورت ہو مگر وہ نام رکھتے وقت صِرف الفاظ کی ظاہری خوبصورتی کا خیال رکھتے ہیں معانی پر ان کی توجہ نہیں ہوتی، ناولوں، ٹی وی ڈراموں اور فلموں سے بھی نام لے لئے جاتے ہیں چنانچہ علمائے کرام کو بے شمار ایسے نام پڑھنے اور سننے کو ملتے ہیں جو شرعی اعتبار سے غلط اور معنیٰ کے لحاظ سے بالکل نامناسب ہوتے ہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ والد یا رشتہ دار بچے کا جو بھی نام منتخب کریں پہلے اس کے بارے میں مفتیانِ کرام یا علمائے اہلسنّت دَامَتْ فُیُوضُھُمْ سے رہنمائی لے لیں پھر بچے کو وہ نام دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رکھتے وقت اچھی نیتیں کر لیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** ؂ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر، ۶/۱۸۵، الحدیث:۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی جائز کام اچھی نیت سے کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ملتا ہے، لہٰذا ایک دَم نام رکھ دینے کے بجائے پہلے حسب حال نیّتیں کرلینی چاہئیں مثلاً ۞ شریعت کے مطابق جائز نام رکھوں گا ۞ جن ناموں کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب آئی ہے وہ نام رکھوں گا ۞ نسبت کی بَرَکتیں لینے کے لئے انبیاء کرام، صحابہ کرام اور دیگر بُزرگانِ دین کے نام پر نام رکھوں گا۔ ۞ نام کے حتمی انتخاب کے لئے علمائے کرام سے مشورہ کرلوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: ''تمہارے ناموں میں سے اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اورعبدالرحمٰن ہیں۔''

(مسلم،کتاب الآداب،باب النھی عن التکنی بابی القاسم...الخ،ص۱۱۷۸،حدیث:۲۔(۲۱۳۲))

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: ان دونوں میں زیادہ افضل **عبد اللہ** ہے کہ عَبُودِیت (یعنی عبد ہونے) کی اِضافت (یعنی نسبت) عَلَم ذات (یعنی اللّٰہ) کی طرف ہے۔ انہیں کے حکم میں وہ اَسماء (یعنی نام) ہیں

جن میں عُبُودِیت کی اِضافت دیگر اَسماءِ صِفاتیہ کی طرف ہو، مثلاً عَبْدُالرَّحِیْم، عَبْدُالْمَلِك، عَبْدُالْخَالِق وغیرہا۔ حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبد اللّٰہ وعبدالرحمٰن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبدِ شَمس اور کسی کا عبدالدّار ہوتا۔ (بہار شریعت ۳/۶۰۱) (صدر الشریعہ مزید لکھتے ہیں:) عبد اللّٰہ وعبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عَبْدُالْخَالِق کو خالق اور عَبْدُالْمَعْبُوْد کو معبود کہتے ہیں، اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گُمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہار شریعت ۳/۳۵۶)

ایک اور مقام پر صدر الشریعہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام (یعنی عبد اللّٰہ اور عبدالرحمٰن) **محمد و احمد** سے بھی افضل ہیں، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم پاک **محمد و احمد** ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود **اللہ** تعالٰی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے منتخب فرمائے، اگر یہ

دونوں نام خدا کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث میں **محمد** نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں۔ (بہارِ شریعت ۳/۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسماءِ الٰہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول

اللّٰہ تعالٰی کے ناموں کی دو قسمیں ہیں: ذاتی اور صفاتی، ذاتی نام صرف ''**اللّٰہ**'' ہے۔ اس ذاتی نام کو کسی انسان کے لیے رکھنا جائز نہیں ہے اگر **عبد** کی اضافت کے ساتھ ''**عبدُ اللّٰہ**'' رکھا جائے تو جائز بلکہ باعثِ فضیلت ہے۔ پھر صفاتی ناموں کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ جو **اللّٰہ** تعالٰی کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً: رحمٰن (ہمیشہ رحم فرمانے والا)، قُدُّوس (بڑا پاک) قَیُّوم (از خود ہمیشہ قائم رہنے والی ذات) وغیرہ، اگر یہ نام **عبد** کی اِضافت کے ساتھ رکھے جائیں مثلاً عبد القُدُّوس، عبد القَیُّوم تو جائز ہے۔ ﴿2﴾ جو نام **اللّٰہ** عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، مثلاً: علی، رَشید، کبیر، بَدِیع وغیرہ، یہ نام **عبد** کی اضافت اور اس کے بغیر رکھنا بھی جائز ہے، البتہ اس قسم کے ناموں کے رکھنے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ ان ناموں کے وہ معنی مُراد نہ لیے جائیں جو **اللّٰہ** تعالٰی کی شان کے ہی لائق ہیں، مثلاً: **اللّٰہ** تعالٰی کا ''**رشید، کبیر**'' ہونا ذاتی ہے اور مخلوق کے اندر یہ معنیٰ **عطائی** ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولٰینا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد 3 حصہ 16 صفحہ 602 میں فرماتے ہیں: بعض اَسماءِ اِلٰہیہ جن کا

اِطلاق (بولا جانا) **غیــرُ اللہ** پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے **علی، رشید، کبیر، بدیع**، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مُراد نہیں ہیں جن کا اِرادہ **اللہ** تعالیٰ پر اِطلاق کرنے (بولنے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے، مَثَلاً **العَلی، اَلرَّشید**۔ ہاں اس زمانہ میں چُونکہ عوام میں ناموں کی تَصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے، لہٰذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خُصُوصاً جب کہ اسماء الٰہیّہ کے ساتھ **عبد** کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مَثَلاً **عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز** کہ یہاں مُضاف اِلَیہ سے مُراد **اللہ** تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر (چھوٹا کرنا) اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ **کفر** ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تَصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق کی تَصغِیر ہے مگر عوام اور ناواقِفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اِسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ اِحتمال (گمان) ہو۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نامِ محمد کی برکتوں پر مشتمل 6 فرامین مصطفٰے

❁ جس نے میرے نام سے برکت کی اُمید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنزالعمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/ ۱۷۵، الحدیث ۴۵۲۱۳)

❁ جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ برکت کے لئے اس کا نام **محمد** رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنزالعمال، کتاب النکاح ،الفصل الاول فی الاسماء ،۱۶/ ۱۷۵،الحدیث۴۵۲۱۵)

❁ روزِ قیامت دو شخص رب العزۃ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حکم ہوگا انھیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے: الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام **احمد** یا **محمد** ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔

(مسند الفردوس للدیلمی، ۲/ ۵۰۳، الحدیث: ۸۵۱۵)

❁ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(کشف الخفاء ،حرف الخاء ،۱/ ۳۴۵،الحدیث:۱۲۴۳)

❁ جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ''**محمد**'' نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں برکت نہ ہو گی۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی،۱/ ۲۷۵)

❁ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام **محمد** نہ رکھے، وہ ضرور جاہل ہے۔ (المعجم الکبیر للطبراني،۱۱/ ۵۹، الحدیث۱۱۰۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

ان شاء اللّٰہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا

حضرت ابوشعیب رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ، امام عطاء رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہوتو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے''اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔''اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیز لڑکا ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ،۲۴/۶۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

بےادبی نہ ہونے پائے

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: محمد بہت پیارا نام ہے،اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔اگر تصغیر(یعنی نام بگڑنے) کا اندیشہ نہ ہوتو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کرلیا جائے مثلاً بلال رضا،ہلال رضا وغیرہ،اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔(بہارِشریعت ۳/۳۵۶ ملخصًا)

اعلیٰ حضرت کا طریقہ کار

اعلیٰ حضرت،امام اہلسنّت،مجدِّدِ دین وملّت،مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:فقیر غفراللّٰہ تعالیٰ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا پھر نامِ اقدس کے حفظِ آداب اور باہم تمیز(یعنی پہچان) کے لئے

عُرف جُدا مقرر کئے۔(فتاوی رضویه ، ۲٤/۶۸۹)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

جب شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو عموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: **محمد** اور پکارنے کے لئے عُرف مثلاً: رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ' امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط

لیکن خیال رہے کہ پکارنے کے لئے نام ایسا رکھا جائے جسے **محمد** کے ساتھ ملا کر بولنے میں بے ادبی وغیرہ نہ ہو، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلبِ علی، کلبِ حسین، کلبِ حسن، غلام علی، غلام حسین، غلام حسن، نثار حسین، فدا حسین، قربان حسین، غلام جیلانی و اَمثال ذٰلک کے اسماء (یعنی اسی طرح کے دوسرے ناموں) کے ساتھ نام پاک (یعنی محمد) ملا کر کہا جائے، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ وَنَجِّنَا مِنْ مُوْرِثَاتِ الْغَضَبِ، اٰمین (اے اللہ! ہمیں حُسنِ ادب سے نواز اور اسبابِ غضب سے بچا۔ آمین۔ت)(فتاوی رضویه، ۲٤/۶۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام **محمد** رکھے تو اسے چاہیے اِس نامِ پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کشا حضرت سیّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجهَهُ الکریم سے مروی ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم بیٹے کا نام **محمد** رکھو تو اس کی عزّت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسکی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔'' (الجامع الصغیر، ص۴۹، الحدیث:۷۰۶) ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب لڑکے کا نام **محمد** رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔'' (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، ۹/۳۲۷، الحدیث:۳۸۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بدل دیا

ایک شخص کا نام محمد تھا حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی ان کو گالی دے رہا ہے، بلا کر کہا کہ دیکھو تمہاری وجہ سے محمد کو گالی دی جارہی ہے، اب تا دمِ مرگ تم اس نام سے پکارے نہیں جاسکتے، چنانچہ اسی وقت اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا گیا۔ پھر بنو طلحہ کے پاس پیغام بھیجا جو لوگ اس نام کے ہوں ان کے نام بدل دیئے جائیں۔ اتفاق سے وہ لوگ سات آدمی تھے اور ان کے سردار کا نام **محمد** تھا۔ لیکن انہوں نے کہا: خود رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ہی نے میرا نام **محمد** رکھا

ہے۔ بولے: اب میرا اس پر کوئی زور نہیں چل سکتا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل،٦/٢٦٧،حدیث:١٧٩١٦، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایسی صورت میں ''محمد'' پر درود پاک نہیں لکھا جائے گا

اگر کسی شخص کا نام محمد ہو تو بعض کم علم لوگ ان کا نام لکھتے ہوئے ان کے نام کے ساتھ دُرود ''صلی اللّٰہ علیہ وسلم '' لکھتے ہیں یا پھر ''ﷺ'' یا ''صلعم'' وغیرہ لکھ دیتے ہیں، یہاں پر چونکہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی ذات مراد نہیں ہوتی اس لئے درودِ پاک نہ لکھا جائے اور ''ﷺ'' یا ''صلعم'' وغیرہ کی علامت تو خود سرکارِمدینہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے نامِ اقدس کے ساتھ لکھنا بھی ناجائز وممنوع ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد نبی، احمد نبی'' نام نہ رکھا جائے

محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبی الزمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نَبِیُّ اللّٰہ بھی سنا گیا ہے، غیرِ نبی کو نبی کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوسکتا۔
تنبیہ: اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنی کا لحاظ نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تو یہ شخص مراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان اِبلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گریز نہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور بُرے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور

حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو، نیز حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بُرے ناموں کو بدلا نہ ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ؟

(بہار شریعت،۳/۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد بخش، احمد بخش'' نام رکھنا جائز ہے

محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔ (بہار شریعت،۳/۶۰۴)

''غلام محمد، غلامِ صدیق'' نام رکھنا جائز ہے

غلام محمد، غلام صدیق، غلامِ فاروق، غلامِ علی، غلامِ حسن، غلامِ حسین وغیرہ اَسما جن میں اَنبیاء وصحابہ و اَولیا کے ناموں کی طرف غلام کو اِضافت کرکے نام رکھا جائے یہ جائز ہے اس کے عدمِ جواز کی کوئی وجہ نہیں۔(بہار شریعت،۳/۶۰۴)

''عبدالمصطفٰے، عبدالنبی'' نام رکھنا جائز ہے

عبدُالْمُصْطَفٰے، عَبْدُالنَّبِی، عبدُالرَّسُول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عَبُو دِیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اضافت غیرُ اللہ کی طرف یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت،۳/۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’یٰسین، طٰہٰ‘‘ نام رکھنا منع ہے

طٰہٰ، یٰس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مُقَطَّعَاتِ قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اسمائے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ہیں اور بعض علما نے اسمائے الٰہیہ سے کہا۔ بہرحال جب معنی معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا **اللہ** تعالٰی کے ساتھ خاص ہوں اوران ناموں کے ساتھ محمد ملا کر ’’**محمد طٰہٰ**‘‘، ’’**محمد یٰس**‘‘ کہنا بھی ممانعت کو دفع (یعنی دُور) نہ کرے گا۔

(بہارِ شریعت،۳/۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’غَفُور الدِّین‘‘ نام رکھنا منع ہے

غَـفُـورُ الـدِّیـن (نام) بھی سخت قَبِیح وشَنِیع ہے، غفور کے معنی مٹانے والا، چھپانے والا، **اللہ** عزوجل غفورِ ذُنوب ہے یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مٹاتا عیوب چھپاتا ہے، تو غفورُ الدِّین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔(فتاوی رضویہ،٢٤/٦٨١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی بُزُرگ کو قَیُّوم ِزَماں کہنا کیسا؟

سُوال: کسی کا نام عبدالقیوم ہو اُس کو قیّوم کہہ کر پکارنا کیسا؟ اِسی طرح کسی بزرگ کو ’’قیّومِ جہاں‘‘ یا ’’قیّومِ زَماں‘‘ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنا **سخت حرام** ہے۔ بعض **فُقَہائے کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السلام کے نزدیک بندے کو **اللّٰہ** عزوجل کے مخصوص ناموں جیسے **قیوم، قُدّوس** یا، **رحمٰن** کہہ کر پکارنا **کفر** ہے۔ ''قیّوم ِجہاں'' یا ''قیّوم زماں'' کہنے کا ایک ہی حکم ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فتاویٰ رضویہ** جلد 15 صَفحَہ 280 پر فرماتے ہیں: **فُقَہائے کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السلام نے ''قیّوم ِجہاں'' غیرِ خدا کو کہنے پر **تکفیر** فرمائی۔ مَجمَعُ الاَنہُر میں ہے: ''اگر کوئی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَسماءِ مُختَصَّہ (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اِطلاق مخلوق پر کرے جیسے اِسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) **قُدّوس، قَیّوم** یا، **رحمٰن** کہے تو یہ **کفر** ہو جائے گا۔'' (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰٤) وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعْلَمُ۔

آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمٰن کہہ کر نہ پکاریئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' کے صفحہ 591 پر مذکورہ بالا سوال جواب کے بعد لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سخت تاکید ہے کہ کسی بھی شخص کو **رحمٰن، قَیّوم** اور **قُدّوس** وغیرہ مت کہئے بلکہ عادت بنایئے کہ جس کا نام **اللّٰہ** کے کسی نام میں ''عبد'' کی اِضافت کے ساتھ ہو مَثَلاً جن کا نام عبد المجید یا عبد الکریم وغیرہ ہو ان کو مجید یا کریم کہہ

کرنہ پکاریں۔اُس میں سے ''عبد'' خارِج نہ کریں ، ہاں غیرِ خدا کو ''مجید'' یا '' کریم'' کہنا **کفر** نہیں ۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص۵۹۱)

عبدالقادر کو قادر کہنا کیسا؟

سُوال :عبدُ القادِر،عبدالقدیر،عبدالرَّزّاق وغیرہ نام والے افراد کو قادِر،قدیر،اور رزّاق کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب:اِس طرح کے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت **حُضُور مفتیِ اعظم ہند** مولٰینا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں:ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حَذْف (یعنی الگ کردینا) بَہُت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحدِ **کفر** تک بھی پہنچتا ہے ۔**قادِر** کا اِطلاق تو غیر پر جائز ہے۔ اس صورت میں عبدُ القادِر کو **قادِر** کہہ کر پکارنا **بُرا** ہے ۔مگر **قدیر** کا اِطلاق غیرِ خدا پر ناجائز۔ کَمَا فِی الْبَیْضَاوِی (جیسا کہ بَیضاوی میں ہے)اور اگر کسی کا نام عبدالقدوس،عبدالرحمٰن ، عبدالقیوم ہے تو اسے **قدوس،رحمٰن،قیوم** کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبدُاللّٰہ ہو(اُس کو) ''**اللّٰہ**'' کہنا بَہُت سخت بات ہے۔ والعِیاذُ بِاللّٰہ تعالٰی ۔جس کا نام عبدُ القادِر ہو اُسے بھی عبدُ القادِر ہی کہا جائے ،جس کا عبدُ القدیر اسے عبدُ القدیر ہی کہنا ضرور ہے۔عبدُ الرَّزّاق کو عبدُ الرّزّاق ، عبدُ المُقتَدِر کو عبدُ المُقتَدِر ۔غیر پر اطلاقِ قدیر و مُقتَدِر (یعنی **اللّٰہ** عزوجل کے علاوہ کسی غیر کو قدیر اور مقتدر کہہ سکتے ہیں یا نہیں اِس مسئلے) میں عُلما کا اِختِلاف ہے۔کَمَا فِی غَایَۃِ الْقَاضی

حاشیہ شَرحُ البَیضاوی۔ (فتاوٰی مصطفویہ ص۸۹۔۹۰)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص۵۹۳)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوگوں کے بُرے نام رکھنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی[1] کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اُسے ایذاء پہنچے، شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اگر چہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی ہو، فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاوٰی رضویہ۲۳/ ۲۰٤) لہٰذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہیے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہیے کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ (پ۲٦، الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

[1]: اب دنیا میں تمام کافر حربی ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲٤۲)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ مسائل : حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عَتِیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین اور حضرت علی کا ابوتُراب اور حضرت خالد کا سَیفُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنھم اور جو القاب بمنزلہِ عَلَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہو گئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش، اَعْرَج۔ (''کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا'' کے تحت صدرالافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ (خزائن العرفان، ص ۹۵۰)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن سَعْد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت

کرتے ہیں۔(جمع الجوامع،۲۳/۷،حدیث:۲۰۶۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندہ خدا! وغیرہ سے۔(التیسیر شرح الجامع الصغیر حرف المیم، تحت الحدیث٢٠٦١٢، ٤١٦/٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام اور کنیت سے پکارو

حضرتِ سیِّدُنا حَنْظَلَہ بِن خِذیم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُود ونَوال صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص کو اس کے محبوب نام اور کنیت سے بلایا جائے۔

(جمع الجوامع،۳۳۸/۱٤-۳۳۹،حدیث:۱۰۹۰۵)

محبت بڑھانے کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طَلْحَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تیرے بھائی کے دل میں تیری سچی محبت کا باعث بنیں گی: ﴿۱﴾ جب تو اسے ملے اسے سلام کرے ﴿۲﴾ مجلس میں اس کے لیے فراخی اور وسعت پیدا کرے، اور ﴿۳﴾ تو اسے اس کے پسندیدہ نام سے بلائے۔(جمع الجوامع،١٤١/٤،حدیث:١٠٨١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبت بھرے نام سے پُکارنا

ماں باپ کا اپنی اولاد کو، استاذ کا اپنے شاگرد، شوہر کا اپنی زوجہ کو، پیر کا اپنے مرید کا یا کسی بزرگ کا اپنے عقیدت مند کو اصل نام سے ہٹ کر محبت بھرے نام سے پکارنے کا جواز کئی احادیث سے ثابت ہے، لیکن اس میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند نہ ہو مگر وہ مارے ادب کے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو، بہرحال ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ۞ حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یا عُثَیْم (مسنداحمد، ١٠١/١٠، حدیث: ٢٦١٩٠) ۞ حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا اُنَیس (مسلم، ص١٢٦٤، حدیث: ٢٣٠٩) اور یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ (اے دو کانوں والے) (ترمذی، ٣٩٩/٣، حدیث: ١٩٩٨) ۞ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا جُوَیْبَر (جمع الجوامع، ٢٠٨/١٤، حدیث: ١٠١٨٩) اور یا جُبَیر! (جمع الجوامع، ٢٠٩/١٤، حدیث: ١٠٢٠٠) ۞ حضرتِ سیِّدُنا مقدام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا قُدَیم (ابی داؤد، ١٨٣/٣، حدیث: ٢٩٣٣) ۞ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو یا عائِش (بخاری، ٥٥١/٢، حدیث: ٣٧٦٨) اور شُقَیْرَاء (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع، ١٣٥/٣، حدیث: ٧٨٢٣) اور حُمَیْرَاء (سُرخ رنگ والی) (الطبقات ابن سعد، ٦٤/٨-٦٣، رقم: ٤١٢٨) اور یا عُوَیْش! (جمع الجوامع، ٤٤٥/٥، حدیث: ١٦٣٨٠) ۞ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو یَا زُوَیْنَب (جمع الجوامع، ٤٨٩/٥، حدیث: ١٦٨٣٥) کہہ کر پکارا۔

جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟

حضرتِ سیِّدُ نا جارِیہ اَنصارِی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کو جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اسے''اے عبد اللہ کے بیٹے!'' کہہ کر بلاتے تھے۔(جمع الجوامع،٤٤٩/٥،حدیث:١٦٤١٨)

امام شرف الدین نو وی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اذیت نہ ہو، اس میں جھوٹ نہ ہو اور نہ ہی خوشامد مثلاً: اے بھائی، اے فقیہ، اے میرے سردار، اے فلاں، اے فلاں کپڑے والے، اے فلاں جوتی والے، اے گھوڑے والے، اے اونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے الفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسبِ حال ہوں۔(الاذکار، کتاب الاسماء، باب نداء من لا یعرف اسمه، ٢٣١ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں

ایسے نام جن میں تزکیۂ نفس اور خودستائی (یعنی اپنی تعریف) نکلتی ہے، ان کو بھی حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بدل ڈالا بَرَّہ کا نام زَینب رکھا اور فرمایا کہ''اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔''(مسلم، ص ١١٨٢، الحدیث ٢١٤٢) شمس الدین (دین کا سورج)، زین الدین (دین کی زینت)، محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا)، فخر الدین (دین

کا فخر)، نصیر الدین (دین کا مددگار)، سراج الدین (دین کا چراغ)، نظام الدین (دین کا نظام)، قطب الدین (دین کا محور) وغیرہا اسما جن کے اندر خودستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہیے۔ رہا یہ کہ بزرگانِ دین وائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے! تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے اَلقاب ہیں کہ جب وہ حضرات مراتبِ علیّہ اور مناصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اوراَن پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظ فخیمہ سے یاد کیا جانے لگا۔ امام محی الدین نَوَوِی رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ باوجود اس جلالت شان کے ان کو اگر محی الدین کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے محی الدین نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں۔ (بهار شريعت، ۶۰۴/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بلاضرورت دوتین نام ملا کر نہ رکھیں

غیر ضروری طور پر دو یا تین ناموں پر مشتمل ایک نام نہ رکھا جائے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: دو دو تین تین ناموں پر مشتمل نام رکھنا جیسے محمد علی حسین اس کا بھی رواجِ سَلف کبھی نہ تھا سادے ایک لفظ کے نام ہوتے تھے۔ وَاللہُ تعالیٰ اَعْلَمُ۔ (فتاوى رضويه، ۶۶۹/۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں

بعض اوقات لڑکے کا نام لڑکیوں والا اور لڑکی کا نام لڑکوں والا رکھ دیا جاتا ہے، نام ایسا ہو جسے سُنتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی کا نام ہے یا لڑکے کا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کافروں کے سے نام نہ رکھے

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں: مسلمان کو ممانعت ہے کہ کافروں کے نام رکھے "کَمَا صَرَّحُوْا بِهٖ فِی التَّسَمِّی بِیُوْحَنّا" وغیرہ (جیسا کہ یُوحَنّا نام رکھنے کے متعلق فقہاء نے تصریح فرمائی ہے۔ت) (فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۲۶۰) ایک اور جگہ نقل کرتے ہیں: ناموں کی ایک قسم کفار سے مُختَصّ ہے جیسے جِرجِس، پُطرُس اور یُوحنّا وغیرہ لہٰذا اس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے۔و اللہ تعالٰی اعلم (ت) (فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۶۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نام تبدیل فرما دیا کرتے

کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت سارے ایسے نام جن کے معنی میں کوئی برائی تھی تبدیل فرما دیئے، چنانچہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُرے نام کو بدل دیتے

تھے۔(سنن الترمذی،کتاب الادب،باب ماجاء في تغيير الاسماء،۴/۳۸۲،حدیث:۲۸۴۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی حضورِ اَنْوَر صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم انسانوں کے جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیتے تھے، چنانچہ ایک شخص کا نام تھا ''اَسْوَد'' حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے اس کا نام اَبْیَض رکھا، مدینہ منورہ کا نام یَثْرَب تھا حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے اس کا نام مدینہ، طَیِّبَہ، اَبْطَح، بَطْحَہ وغیرہ رکھے۔ کفار کے لئے برعکس عمل تھا چنانچہ ''اَبُو الْحَکَم'' نام تھا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے ''ابوجَہل'' رکھا۔

(مرآۃ المناجیح،۶/۴۲۰)

اسی طرح حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن عبد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اس کا نام تبدیل فرما دیتے تھے۔(جمع الجوامع،۵/۴۲۱،حدیث:۱۶۱۵۱) عظیم محدِّث حضرتِ امام ابوداؤد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے عَاص عَزِیْز ،عَتَلَۃ، شَیْطَان، حَکَم ،غُرَاب اور حُبَاب کے نام تبدیل فرما دیئے، شِھَاب کا نام ھِشَام، حَرْب کا نام سَلْم اور مُضْطَجِع کا نام مُنْبَعِث رکھا۔

(سنن ابی داؤد ،کتاب الادب،باب فی تغییر الاسم القبیح،۴/۳۷۶،تحت الحدیث:۴۹۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل فرما دیتے

جنابِ رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم زمینوں، وادیوں، اور قبائل کے بُرے نام بھی تبدیل فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے عَفِرَۃ زمین (بنجر زمین) کا نام خَضِرَۃ (سرسبز زمین) رکھا، شَعْبُ الضَّلَالَۃ (گمراہی کی وادی) نامی وادی کا نام شَعْبُ الْھُدٰی (ہدایت کی وادی) رکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے بَنُوزِنْیَۃ (حرام کی اولاد) کا نام تبدیل فرما کر بَنُو الرِّشْدَۃِ (حلال زادے) رکھا اور بَنُو مُغْوِیَۃ کو بَنُو رِشْدَۃ کا نام عطا فرمایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۳۷۶/۴، حدیث: ۴۹۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چشمے کا نام تبدیل فرمادیا

ایک غزوہ میں رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین، رحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم "بَیْسَان" نامی کھاری پانی کے چشمے سے گزرے آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: یہ نُعمان میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس کا نام بدل دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا طَلْحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے وہ چشمہ خرید کر صدقہ کر دیا، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: طَلْحہ تم تو فیاض ہو، اسی لیے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو "طَلْحَۃُ الْفَیَّاض"

کہا جاتا تھا۔(الاصابة،۴۳۰/۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات کے پیشِ نظر ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف اپنے بچوں کا نام شریعت کے مطابق رکھیں بلکہ خود اپنے نام پر بھی غور کرلیں اگر معنوی طور پر نام غلط ہوتو علمائے اہلسنّت سے مشورے کے بعد شرعاً جائز اور اچھا نام رکھ لیں ،اس کے ساتھ ساتھ اپنی دکان ، گھر ، محلے ، گاؤں ، کارخانے ، کارخانے میں بننے والی چیزوں (Product) کا نام بھی شریعت کے مطابق کرلینا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بدلیں

اگر کوئی شخص زیادہ بیمار رہتا ہو، تنگ دَست ہو، مسلسل ناکامیوں نے اسے گھیر رکھا ہوتو شیطان اسے وَسْوَسہ دلاتا ہے کہ یہ مصیبتیں تمہارے نام کی وجہ سے ہیں ، تم اپنا نام تبدیل کرلو ، بعض اوقات یہ بات عملیات کرنے والے بھی کہہ دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اپنا جائز بلکہ اچھی نسبت والا نام بھی تبدیل کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے بدشگونی لینا شیطانی کام ہے جیسا کہ **رسولِ اکرم**، **نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَلْعِیَافَۃُ وَالطِّیَرَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ** یعنی اچھا یا برا شگون لینے کے لیے پرندہ اُڑانا ، بدشگونی لینا اور طَرْق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔(سنن ابو داود،۴/ ۲۲،الحدیث ۳۹۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تاریخی نام رکھنا

کئی لوگ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ وسن میں پیدا ہوا اس کا حساب لگا کر نام رکھا جاتا ہے۔اگر چہ علم الاعداد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے، لیکن بزرگانِ دین اپنا تاریخی نام اصل نام سے الگ رکھتے تھے۔ بہر حال اگر کوئی تاریخ کے حساب سے نام رکھنا چاہے تا کہ سنِ ولادت بھی محفوظ ہو جائے تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے، بہتر یہی ہے کہ کسی نبی علیہ السلام، کسی صحابی یا کسی ولی کے بابرکت نام پر نام رکھیں۔اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے **عرض** کی: حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں۔**ارشاد** فرمایا: تاریخی نام سے کیا فائدہ، نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام محمد رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے ۔حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت 1292ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں، ایک دِقت (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماءِ حُسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافقِ عددِ نامِ قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عددِ نام دو چند (یعنی دُگنے) کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ قاری کو اسمِ اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس 1329ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماءِ حسنیٰ 2658 بار

پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی بار (184)، دونوں میں کس قدر فرق ہوا۔ (ملفوظات اعلی حضرت، ص ۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

قرآن سے نام نکالنا

بعض لوگ قرآن سے بچوں کا نام نکالنے کو خیر و برکت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اگر وہ نام قرآن میں کسی نبی یا نیک وصالح آدمی کا ہے تب تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض اوقات وہ قرآن سے کوئی ایسا لفظ نام کے لئے منتخب کر لیتے ہیں جسے معنوی خرابی کی وجہ سے نام کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً پاکستان کے ایک دیہات میں ایک عورت جو ذرا قرآن کریم پڑھنا جانتی تھی اس کے یہاں یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں اس نے خود کو پڑھا لکھا سمجھتے ہوئے بچیوں کے نام تجویز کرنے کے لئے قرآن کریم سے سورہ کوثر کا انتخاب کیا چنانچہ بڑی بچی کا نام **کوثَر** رکھا دوسری کا نام **وَانْحَر** تجویز کیا اور تیسری کا نام **اَبْتَر** مقرر کیا۔ کوثر کے معنی تو بحیثیت نام کسی حد تک دُرست بھی ہیں لیکن وَانْحَر کا معنی ہے ''اور تم قربانی کرو'' جبکہ آخری لفظ اَبْتَر کے معنی ہیں: ''خیر سے محروم رہنے والا'' جو کسی بھی طرح نام رکھنے کے لئے مناسب نہیں مگر جہالت کا کیا علاج؟ اسی طرح ایک بچی کا نام رکھا گیا مُذَبْذَبِیْن۔ پوچھا گیا: یہ کیا نام ہے؟ جواب ملا: قرآن شریف میں ہے، حالانکہ مُذَبْذَبِیْن کا مطلب ہے تَذَبْذُب میں رہنے والے۔ یہ اُن لوگوں کیلئے استعمال ہوا جو کفر وایمان کے بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں،

نہ خالص مؤمن اور نہ کھلے کافر ہیں۔(خزائن العرفان،النساء:۱٤۳) بہرحال ایسے لوگوں کو بطورِ اصلاح کچھ کہا جائے تو سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم سے رکھے ہوئے ناموں پر اعتراض کیا جارہا ہے حالانکہ قرآن کریم سے نام تجویز کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں ورنہ تو قرآن میں حِمار(گدھا)، کَلْب(کتا)، خِنزِیر(سُور)، بقرہ(گائے)، فرعون (خدائی کا دعویٰ کرنے والا مشہور بادشاہ)، ہامان(مشہور کافر) وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں تو کیا ان کے معنی اور نسبت جاننے کے بعد بھی کوئی ان الفاظ کو اپنے بچے یا بچی کا نام رکھنے کے لئے استعمال کرنے پر تیار ہوگا؟ یقیناً نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں!

بچوں کا نام رکھنا اتنا اہم ہے کہ جو بچے ماں کے پیٹ میں ضائع ہو جائیں ان کا بھی نام رکھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھو کہ یہ کچے بچے تمہارے پیش رُو ہیں۔(کنز العمال، کتاب النکاح، الجزء١٦، ٨/١٧٥، حدیث:٤٥٢٠٦) ایک حدیث پاک میں تو یہاں تک ارشاد ہوا کہ کچا بچہ نام نہ رکھنے کی صورت میں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں والدین کی شکایت کرے گا کہ انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔ چنانچہ حضرت اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے **سرکارِ نامدار**،

مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا: کچے بچے کا بھی نام رکھو کہ ان کے سبب اللہ تعالٰی تمہارے میزان کے پلڑے کو بھاری کرے گا، بیشک کچا بچہ قیامت کے دن عرض کرے گا: اے رب میرے! انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کردیا۔ (کنز العمال، المرجع السابق، حدیث: ۴۵۲۰۷) ''سِقط'' یعنی کچے بچے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عربی میں ''سِقط'' وہ بچہ کہلاتا ہے جو چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے شکمِ مادر (یعنی ماں کے پیٹ) سے خارج ہوجائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵۱۹/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بچہ فوت ہوجائے تو؟

بچّہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اُس کی خِلْقت (یعنی پیدائش) تمام (یعنی مکمَّل) ہو یا ناتمام (نامکمَّل) بَہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قِیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا (یعنی اُٹھایا جائیگا) (دُرِّمختار ج۳ ص ۱۵۳۔۱۵۴، بہارِشریعت ج ا ص ۸۴۱) لڑکا ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہوسکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد و عورت دونوں کے لیے ہوسکتا ہو۔ (بہارِشریعت ۶۰۳/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: مَا مِنْ قَوْمٍ یَکُوْنُ فِیْهِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَیَمُوْتُ، فَیَخْلُفُ فِیْهِمْ مَوْلُوْدٌ، فَیُسَمُّوْنَهٗ بِاِسْمِهٖ اِلَّا

اَخْلَفَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْحُسْنٰی یعنی: جس قوم میں کوئی نیک شخص انتقال کر جائے، اس کے انتقال کے بعد اس قوم میں کوئی بچہ پیدا ہو، اور وہ اُسی بزرگ شخصیت کے نام پر اس بچہ کا نام رکھیں، تو اللہ تعالیٰ اِس اچھا نام رکھنے کے سبب ان لوگوں کیلئے اس بچے میں بھی وہی نیک صفات پیدا فرمادیگا۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، ۱۷٤/۸، الجزء۱٦، حدیث:٤٥١٩٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں (یعنی نیک لوگوں) سے طلب کرو۔''

(المسند الفردوس، ۵۸/۲، حدیث:۲۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نبیوں کے نام پر نام رکھو

انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم سے رُوحانی تعلق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے مَوسُوم ہونے کی برکت سے بچے کی زندگی

پر مَدَنی اثرات مُرتَّب ہوں گے۔ تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''انبیا (علیھم السلام) کے نام پر نام رکھواور **اللّٰہ** عزوجل کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللّٰہ وعبدالرحمٰن ہیں اور سچے نام حارِث اور ہَمَام ہیں اور ''حَرْب'' و ''مُرَّہ'' بُرے نام ہیں۔''

(سنن ابی داود،کتاب الادب،باب فی تغییر الاسماء،۳۷۴/٤،حدیث:٤۹٥۰)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حارِث کے معنی ہیں کماؤ۔ حرث کہتے ہیں کمائی کو۔ ہَمَام کے معنی ہیں قصد واِرادہ کرنے والا ہم کہتے ہیں ارادہ کو۔ کوئی شخص کمائی یا اِرادہ سے خالی نہیں ہوتا لہٰذا یہ نام بہت سچے ہیں، نام مطابق کام کے ہیں۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) حَرْب کے معنی ہیں جنگ وخونریزی، مُرَّہ کے معنی ہیں جھگڑالو یا کڑوی طبیعت کا آدمی۔ مُرَّہ شیطان کا نام بھی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،٤۲٥/٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ،٦۸٥/۲٤) بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے

کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔ (بہارشریعت ۳/۳۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرشتوں کے نام پر نام نہ رکھیں

فرشتوں کے مخصوص نام پر نام رکھنا دُرُست نہیں، لہٰذا کسی کا جبریل یا میکائیل وغیرہ نام نہ رکھئے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: فرشتوں کے نام پر نام نہ رکھو۔

(شُعَبُ الْإِیمان ج٦ ص٣٩٤ حدیث ٨٦٣٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا

حدیث میں ہے سیِّدُ نا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا۔ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عرض کی: حَرْب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حَسَن ہے۔ پھر سیِّدُ نا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولی علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عرض کی: حَرْب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حُسَین ہے پھر امام مُحسن کی ولادت پر

وہی فرمایا مولیٰ علی (کرم اللّٰہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے وہی عرض کی۔فرمایا:نہیں بلکہ وہ مُحْسِن ہے پھر فرمایا: میں نے اپنے بیٹوں کے نام داؤد (علیہ الصلوۃ والسلام) کے بیٹوں پر رکھے۔(مسند امام احمد بن حنبل،مسند علی ابن ابی طالب، ۱/ ۲۱۱، ۲۱۲،حدیث:۷٦۹) (اسد الغابة،۵/۷۷،رقم:٤٦۸۸)

شَبَر شُبَیْر مُشْبِر حَسَن حُسَیْن مُحْسِن ان سے ہم وزن وہم معنی ہیں، اس سے مولیٰ علی کرم اللّٰہ تعالٰی وجھہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اَخیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہٰذا ان کے بعد اپنے صاحبزادوں کے نام ابوبکر،عمر،عثمان، عباس وغیرہا رکھے۔(فتاوی رضویه،ج۲۹،ص۸۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات میرے ہاں بیٹا ہوا ہے میں نے اپنے باپ (یعنی خلیلُ اللّٰہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے نام پر اس کا نام ابراہیم (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) رکھا ہے۔

(صحیح مسلم،کتاب الفضائل،باب رحمته صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان ..الخ ص۱۲٦٦،حدیث:۲۳۱۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کم وبیش 600 منتخب ناموں کی فہرست

عبد کی اضافت کے ساتھ نام

Abdullah	عَبْدُ اللّٰه
Abd-ur-Rahman	عَبْدُ الرَّحْمٰن
Abd-ur-Raheem	عَبْدُ الرَّحِيْم
Abd-ul-Malik	عَبْدُالْمَلِک
Abd-ul-Quddoos	عَبْدُالْقُدُّوس
Abd-us-Salam	عَبْدُالسَّلام
Abd-ul-Mu'min	عَبْدُالْمُؤْمِن
Abd-ul-'Azeez	عَبْدُالْعَزِيْز
Abd-ul-Jabbar	عَبْدُالْجَبَّار
Abd-ul-Mutakabbir	عَبْدُالْمُتَكَبِّر
Abd-ul-Khaaliq	عَبْدُالْخَالِق
Abd-ul-Baari	عَبْدُالْبَارِی
Abd-ul-Musawwir	عَبْدُالْمُصَوِّر
Abd-ul-Ghaffar	عَبْدُالْغَفَّار
Abd-ul-Qahhar	عَبْدُالْقَهَّار
Abd-ul-Wahhab	عَبْدُالْوَهَّاب
Abd-ur-Razzaq	عَبْدُالرَّزَّاق
Abd-ul-Fattah	عَبْدُالْفَتَّاح
Abd-ul-'Aleem	عَبْدُالْعَلِيْم

Abd-ul-Qaabid	عَبْدُالْقَابِض
Abd-ul-Baasit	عَبْدُالْبَاسِط
Abd-ul-Khaafid	عَبْدُالْخَافِض
Abdur-Rafay'	عَبْدُالرَّافِع
Abd-ul-Mu'ez	عَبْدُالْمُعِزّ
Abd-ul-Muzil	عَبْدُالْمُذِل
Abd-us-Sami'	عَبْدُالسَّمِيْع
Abd-ul-Baseer	عَبْدُالْبَصِيْر
Abd-ul-Hakam	عَبْدُالْحَكَم
Abd-ul-'Adl	عَبْدُالْعَدْل
Abd-ul-Lateef	عَبْدُاللَطِيْف
Abd-ul-Khabeer	عَبْدُالْخَبِيْر
Abd-ul-Haleem	عَبْدُالْحَلِيْم
Abd-ul-Azeem	عَبْدُالْعَظِيْم
Abd-ul-Ghafoor	عَبْدُالْغَفُوْر
Abd-ush-Shakoor	عَبْدُالشَّكُوْر
Abd-ul-Ali	عَبْدُالْعَلِى
Abd-ul-Kabeer	عَبْدُالْكَبِيْر
Abd-ul-Hafeez	عَبْدُالْحَفِيْظ
Abd-ul-Muqeet	عَبْدُالْمُقِيْت
Abd-ul-Haseeb	عَبْدُالْحَسِيْب

Abd-ul-Jaleel	عَبْدُالْجَلِيْل
Abd-ul-Kareem	عَبْدُالْكَرِيْم
Abd-ur-Raqeeb	عَبْدُالرَّقِيْب
Abd-ul-Mujeeb	عَبْدُالْمُجِيْب
Abd-ul-Wasay	عَبْدُالْوَاسِع
Abd-ul-Hakeem	عَبْدُالْحَكِيْم
Abd-ul-Wadood	عَبْدُالْوَدُوْد
Abd-ul-Majeed	عَبْدُالْمَجِيْد
Abd-ul-Baaes	عَبْدُالْبَاعِث
Abd-ush-Shaheed	عَبْدُالشَّهِيْد
Abd-ul-Haq	عَبْدُالْحَقْ
Abd-ul-Wakeel	عَبْدُالْوَكِيْل
Abd-ul-Qawee	عَبْدُالْقَوِى
Abd-ul-Mateen	عَبْدُالْمَتِيْن
Abd-ul-Wali	عَبْدُالْوَلِى
Abd-ul-Hameed	عَبْدُالْحَمِيْد
Abd-ul-Muhsee	عَبْدُالْمُحْصِى
Abd-ul-Mubdee	عَبْدُالْمُبْدِى
Abd-ul-Mu'eed	عَبْدُالْمُعِيْد
Abd-ul-Muhyee	عَبْدُالْمُحْى
Abd-ul-Mumeet	عَبْدُالْمُمِيْت

Abd-ul-Haey	عَبْدُالْحَيّ
Abd-ul-Qayyoom	عَبْدُالْقَیُّوْم
Abd-ul-Waajid	عَبْدُالْوَاجد
Abd-ul-Maajid	عَبْدُالْمَاجد
Abd-ul-Waahid	عَبْدُالْوَاحِد
Abd-ul-Ahad	عَبْدُالْاَحَد
Abd-us-Samad	عَبْدُالصَّمَد
Abd-ul-Qaadir	عَبْدُالْقَادِر
Abd-ul-Muqtadir	عَبْدُالْمُقْتَدِر
Abd-ul-Muqaddim	عَبْدُالْمُقَدِّم
Abd-ul-Muakh-khir	عَبْدُالْمُؤَخِّر
Abd-ul-Awwal	عَبْدُالْاَوَّل
Abd-ul-Aakhir	عَبْدُالْاٰخِر
Abduz-Zaahir	عَبْدُالظَّاهِر
Abd-ul-Batin	عَبْدُالْبَاطِن
Abd-ul-Waali	عَبْدُالْوَالِی
Abd-ul-Muta'al	عَبْدُالْمُتعَال
Abd-ul-Bar	عَبْدُ الْبَرّ
Abd-ut-Tawwab	عَبْدُالتَّوَّاب
Abd-ul-Muntaqim	عَبْدُالْمُنْتَقِم
Abd-ul-'Afw	عَبْدُالْعَفُو

Abd-ur-Rauf	عَبْدُالرَّءُوْف
Abd-ul-Muqsit	عَبْدُالْمُقْسِط
Abd-ul-Jamay'	عَبْدُالْجَامِع
Abd-ul-Ghani	عَبْدُالْغَنِی
Abd-ul-Manay	عَبْدُالْمَانِع
Abdu-Naafay'	عَبْدُالنَّافِع
Abd-nu-Noor	عَبْدُالنُّوْر
Abd-ul-Hadi	عَبْدُالْهَادِی
Abd-ul-Badee'	عَبْدُالْبَدِيْع
Abd-ul-Baqi	عَبْدُالْبَاقِی
Abd-ul-Waris	عَبْدُالْوَارِث
Abd-ur-Rasheed	عَبْدُالرَّشِيْد
Abd-us-Saboor	عَبْدُالصَّبُوْر

بعض انبیائے کرام علیہم السلام کے نام گرامی

(ADAM)	آدم
(NOOH)	نُوح
(IBRAHEEM)	اِبراهیم
(ISMA'EL)	اِسماعیل
(ISHAQ)	اِسحاق
(YAQOOB)	يَعقُوب
(YOUSUF)	يُوسُف

(MUSA)	مُوسٰی
(HAROON)	ھارُون
(SHU'AIB)	شُعَیب
(LOOT)	لُوط
(HOOD)	ھُود
(DAWOOD)	داوُد
(SULEMAN)	سُلَیمان
(AYYUB)	اَیُّوب
(ZAKARIYYA)	زَکَرِیَّا
(YAHYA)	یَحیٰی
('ISA)	عیسٰی
(ILYAAS)	اِلیاس
(AL-YASA')	اَلْیَسع
(YOUNUS)	یُونُس
(IDREES)	اِدریس
(ZUL-KIFL)	ذُوالْکِفْل
(SALIH)	صالِح
('UZAIR)	عُزَیر
(MUHAMMAD)	مُحَمَّد
(DANIYAAL)	دَانِیال
(TAALOOT)	طالُوت

حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعض صفاتی نام

حامِد	Hamid	(حمد کرنے والا)
مَحمُود	Mahmood	(تعریف کیا ہوا)
قاسِم	Qasim	(بانٹنے والا)
عاقِب	(AQIB)	(پیچھے آنے والا)
فاتِح	(FATIH)	(کھولنے والا)
شاھد	(SHAHID)	(گواہی دینے والا)
رشید	(RASHEED)	(نیک، سمجھدار)
مَشھُود	(MASHHOOD)	(گواہی دیا گیا)
بَشِیر	Basheer	(خوشخبری دینے والا)
نَذِیر	(NAZEER)	(ڈرانے والا)
مُختار	(MUKHTAR)	(اختیار والا)
عَزِیز	Aziz	(غالب)
رَءُوف	(RAUF)	(نرم دل)
رَحِیم	(RAHEEM)	(رحم والا)
مُجتبیٰ	(MUJTABA)	(منتخب شدہ)
مرتضیٰ	(MURTAZA)	(برگزیدہ)
مصطفیٰ	(MUSTAFA)	(چنا ہوا)
مُزَّمِّل	(MUZZAMMIL)	(کمبل پوش)
مُدَّثِّر	(MUDDASSIR)	(چادر اوڑھنے والا)
مُصَدِّق	(MUSADDIQ)	(تصدیق کرنے والا)

مُصَدَّق	(MUSADDAQ)	(جس کی تصدیق کی گئی)
طَیّب	(TAYYIB)	(پاکیزہ)
مَتِین	(MATEEN)	(مضبوط)
وَلِی	(WALI)	(اللہ کا دوست)
ناصِر	(NASIR)	(مدد کرنے والا)
مَنصُور	Mansoor	(مدد دیا گیا)
ناصِح	(NASIH)	(نصیحت کرنے والا)
مِصبَاح	(MISBAH)	(چراغ)
حافِظ	(HAFIZ)	(حفاظت کرنے والا)
کامِل	(KAMIL)	(مکمل)
صادِق	(SADIQ)	(سچا)
اَمِین	(AMEEN)	(امانت دار)
حَبِیب	HABEEB	(پیارا)
حَسِیب	(HASEEB)	(کافی)
مُجِیب	(MUJEEB)	(قبول کرنے والا)
مُقتَصِد	Muqtsid	(درمیانی چال چلنے والا)
قَوِی	Qawi	(مضبوط)
حَفِی	Hafi	(خبر رکھنے والا)
مَامُون	(MAMOON)	(امن والا)
مُبِین	(MUBEEN)	(ظاہر)
مُطِیع	(MUTEE')	(اطاعت گزار)

کَرِیم	(KARIM)	(سخی)
حکیم	Hakeem	(صاحبِ حکمت)
سِرَاج	Siraj	(سورج)
مُنِیر	Muneer	(روشن کرنے والا)
فَصِیح	Faseeh	(فصاحت والا)
مُحَرَّم	MUHARRAM	(حرمت والا)
مُکَرَّم	Mukkarm	(عزت والا)
شَفِیع	Shafee'	(شفاعت کرنے والا)
مُشَفَّع	MUSHAFFA'	(مقبول شفاعت والا)
مُبَشِّر	Mubash-shir	(خوشخبری سنانے والا)
مُبَلِّغ	Muballigh	(تبلیغ کرنے والا)
مُعَلِّم	Mu'alim	(سکھانے والا)
طاهِر	Tahir	(پاک کرنے والا)
مُطَهَّر	Mutahhar	(پاکیزہ)
کَفِیْل	(KAFEEL)	(کفالت کرنے والا)
جَوَّاد	(JAWWAD)	(سخی)
عادِل	(ADIL)	(عدل کرنے والا)
شَهِیر	Shaheer	(شہرت والا)
شَهِید	Shaheed	(گواہ)

امهات المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنهن کے اسمائے گرامی

خَدِیجَه	(KHADIJAH)

سَوْدَہ	(SAUDAH)
عائِشہ	('AESHAH)
حَفْصَہ	(HAFSAH)
اُمِّ سَلَمَہ	(UMM-E-SALAMAH)
اُمِّ حَبیبہ	(UMM-E-HABIBAH)
زَینب بنت حَجْش	(ZAINAB)
زَینب بنت خَزَیْمَہ	(ZAINAB)
مَیْمُوْنَہ	(MAIMOONAH)
جُوَیْرِیَہ	(JUWAIRIYAH)
صَفِیَّہ	(SAFIYYAH)

اولادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام

قاسِم	(QASIM)
عبداللّٰہ	(ABDULLAH)
اِبراھیم	(IBRAHEEM)
زَیْنَب	(ZAINAB)
رُقَیَّہ	(RUQAYYAH)
اُمِّ کُلثوم	(UMM-E-KULSOOM)
فاطِمہ	(FATIMAH)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس کنیزوں کے نام

مارِیہ	(MARIYAH)
رَیْحانہ	(RAIHANAH)

(NAFEESAH)	نَفِیْسَہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کے نام

(ABDULLAH)	عبدُاللہ
(HASAN)	حَسَن
(HUSAIN)	حُسَین
(ALI)	علی

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسیاں کے نام

(UMAMAH)	اُمَامَہ
(RUQAYYAH)	رُقَیَّہ
(UMM-E-KULSOOM)	اُمِّ کُلثُوم
(ZAINAB)	زینب

عشرۂ مبشرہ (جنت کی خصوصی بشارت پانے والے دس صحابہ کرام) کے نام

(ABU BAKR)	ابوبَکُر
(UMAR)	عُمَر
(USMAN)	عثمان
(ALI)	علی
(TALHA)	طَلُحَہ
(ZUBAIR)	زُبَیر
(ABDUR RAHMAN)	عبدالرحمٰن
(SA'AD)	سَعُد
(SA'EED)	سَعِید

ابو عُبَیدہ	(ABU UBAIDAH)

بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نام

اَزْھَر	(AZHAR)	(چمکدار وصاف رنگ والا)
اَخُرَم	(AKHRAM)	(وہ ٹیلہ جو کسی نشیب میں اترتا ہو)
اَنَس	(ANAS)	
اُنَیس	(UNAIS)	
اَنِیس	(ANEES)	(مانوس، اُنسیت بخشنے والا)
اَسَد	(ASAD)	(شیر)
اُسَید	(USAID)	(چھوٹا شیر)
اُسَیر	(USAIR)	
اَشْرَف	(ASHRAF)	(زیادہ شرافت والا)
اَسْلَم	(ASLAM)	(زیادہ سلامتی والا)
ابو ذَر	(ABU ZAR)	
اَنْجَشَہ	(ANJASHAH)	
بلال	(BILAL)	(جیتا ہوا، فتح مند)
بَدْر	(BADR)	(چودھویں رات کا مکمل چاند)
بشِیر	(BASHEER)	(خوشخبری دینے والا)
ثابت	(SAABIT)	(مستقل مزاج)
ثُمَامَہ	(SUMAMAH)	(خوش بہار)
ثَوْبَان	(SOBAN)	(خوش باش)
جابر	(JAABIR)	(زور والا)

	(JUBAIR)	جُبَیر
	(JA'FAR)	جَعفَر
	(JAFSHEESH)	جَفشِیش
	(JUNDAB)	جُندَب
(روکنے والا)	(HAABIS)	حابِس
(حفاظت کرنے والا)	(HAAJIB)	حاجِب
(دوراندیش، تیزنظر والا)	(HAAZIM)	حازِم
(بلندحوصلہ، سخی)	(HAATIM)	حاتِم
(کمانے والا)	(HAARIS)	حارِث
(حمد کرنے والا، شکرگزار)	(HAAMID)	حامِد
	(HATIB)	حاطِب
	(HUBAB)	حُبَاب
	HIBAAN.HIABAAN	حِبَّان، حَبان
(دوست)	(HABEEB)	حَبِیب
(مجاہد، نیک، خودمختار)	(HUR)	حُر
	(HUJR)	حُجر
	(HUTAIM)	حُطَیم
(بہت زیادہ تعریف کرنے والا (	(HAMMAAD)	حَمَّاد
(شیر)	(HAMZAH)	حَمزَہ
(سرخ رنگ والا)	(HUMRAN)	حُمرَان

حُمَیْد	(HUMAID)	(بزرگ)
حُذَیْفَه	(HUZAIFAH)	
حَسَّان	(HASSAN)	(بہت حسین، جمیل)
حَنْظَلَه	(HANZALAH)	
حُنَیْف	(HUNAIF)	
حَکِیْم	(HAKEEM)	(دانا، طبیب، ہوشیار)
حَوْشَب	(HAUSHAB)	
حَجَّاج	(HAJJAJ)	(سنگتراش، بہت حج کرنے والا)
حارِثَه	(HAARISAH)	
خالِد	(KHALID)	(دیرپا)
خُفَاف	(KHUFAAF)	(ہوشیار وذہین)
خَلَّاد	(KHALLAAD)	
خَبَّاب	(KHABBAAB)	
خُبَیْب	(KHUBAIB)	(گھڑسوار)
خُزَیْمَه	(KHUZAIMAH)	
خُنَیْس	(KHUNAIS)	
دَارِم	(DAARIM)	
دَیْلَم	(DAILAM)	
ذَابِل	(ZABIL)	
ذُبَاب	(ZUBAAB)	
ذَکْوَان	(ZAKWAAN)	

راشِد	(RAASHID)	(رہنمائی کرنے والا)
رُکَانَہ	(RUKAANAH)	
زاھِر	(ZAAHIR)	(روشن)
زارِع	(ZAAREY')	
زید	(ZAID)	
زُبَیْر	(ZUBAIR)	(جاندار، طاقتور آدمی)
زِیَاد	(ZIYAD)	
سَارِیَہ	(SARIYAH)	
سَالِف	(SAALIF)	
سِنَان	(SINAAN)	(نیزہ)
سَمْعَان	(SAM'AAN)	
سالِم	(SAALIM)	
سائِب	(SAAIB)	
سِرَاج	(SIRAJ)	(روشن چراغ)
سُرَاقَہ	(SURAAQAH)	
سَعِیْد	(SA'EED)	(خوش نصیب، کامیاب)
سلمان	(SALMAN)	(سلامتی والا)
سُلَیْم	(SULAIM)	
سُمَیْر	(SUMAIR)	
سُفیان	(SUFYAN	
سَفِیْنَة	(SAFEENAH	

سِمَاک	(SIMAAK)	(بلند چیز)
سُهَيْل	(SUHAIL)	
سَيف	(SAIF)	(تلوار)
شَدَّاد	(SHADDAAD)	
شَرِيک	(SHARIK)	(شامل ہونے والا)
شَمْعُون	(SHAM'OON)	
عاصِم	('AASIM)	(پاکدامن)
عاقِل	('AAQIL)	(عقل والا، ہوشیار)
عامِر	('AAMIR)	(آباد کرنے والا)
عَبَّاد	('ABBAAD)	(بندہ، عبادت گزار)
عَبَّاس	('ABBAAS)	(وہ شیر جسے دیکھ کر دوسرے شیر بھاگ جاتے ہوں)
عَمَّار	('AMMAAR)	(بہت صوم وصلوۃ والا، متحمل مزاج، باوقار)
عِمْرَان	('IMRAN)	(زندگی والا)
عُمَير	('UMAIR)	(لبریز)
عَتِيق	('ATEEQ)	(آزاد)
عَفَّان	('AFFAAN)	(پاکدامن)
عُقَيل	('UQAIL)	(دانا، ذہین آدمی)
عُرْوَه	('URWAH)	
عِکْرَاش	('IKRAASH)	

عُوَیمِر	('UWAIMIR)	
غَسّان	(GHASSAAN)	(دل کی گہرائی)
صالِح	(SALIH)	(نیک سیرت)
صُبَیح	(SUBAIH)	
صَفوان	(SAFWAN)	(چکنا پتھر، چکنی چٹان)
ضَمْضَم	(DAMDAM)	(دلیر)
طَلْحہ	(TALHAH)	(نعمت، تازگی)
طارِق	(TAARIQ)	(روشن ستارہ)
طاہِر	(TAAHIR)	(صاف، ستھرا)
طُفَیل	(TUFAIL)	(وسیلہ، چھوٹا بچہ)
ظُہَیر	(ZUHAIR)	
فَرْوَہ	(FARWAH)	
فُضَیل	(FUDAYL)	(بڑی فضیلت والا)
قاسِم	(QASIM)	(بانٹنے والا، تقسیم کرنے والا)
قارِب	(QAARIB)	(چھوٹی ناؤ)
قَتادَہ	(QATADAH)	(جانثار)
قُطْبَہ	(QUTBAH)	
کَثِیر	(KASEER)	(بہت، وافر، زیادہ)
کَوکَب	(KOUKAB)	(روشن ستارہ، قوم کا سردار)
کَہْمَس	(KAHMAS)	(شیر)

کَیسَان	(KAISAAN)	
لاحِب	(LAAHIB)	(کھلا اور واضح راستہ)
لاشِر	(LAASHIR)	
لاحِق	(LAAHIQ)	(ملنے والا)
لَبِید	(LABEED)	
لُقمَان	(LUQMAN)	(بڑا دانا آدمی، نہایت تجربہ کار آدمی)
مالِک	(MAALIK)	(صاحب اختیار)
ماتِع	(MAATEY')	(بہت عمدہ چیز)
مَازِن	(MAAZIN)	
مُتَمِّم	(MUTAMMIM)	(مکمل کرنے والا)
مَعقِل	(MA'QIL)	(پناہ گاہ)
مِدُلاج	(MIDLAJ)	
مُعَاذ	(MU'AAZ)	(پناہ کی جگہ)
مُعَوِّذ	(MU'AAWWIZ)	(مددگار)
مُعَاوِیہ	(MU'AAWIYAH)	
مَکحُول	(MAKHOOL)	
مَسعُود	(MASOOD)	(خوش نصیب، کامیاب)
مَستُور	(MASTOOR)	(پوشیدہ، مخفی)
مَرزُوق	(MARZOOQ)	(رزق حاصل کرنے والا)
مَحمُود	(MAHMOOD)	(جس کی تعریف کی گئی ہو)

مُطَرِّف	(MUTARRIF)	(نیا نیا حاصل ہونے والا)
مَظْھَر	(MAZHAR)	(سربلندی، ظاہر ہونا)
مَعْدَان	(MA'DAAN)	
مَعِین	(MA'EEN)	
مُغِیث	(MUGHEES)	(فریادرس)
مِقْدَاد	(MIQDAD)	
مِقْدَام	(MIQDAAM)	(بہادر، لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا)
مِلْحَان	(MILHAAN)	
مِنْهَال	(MINHAAL)	(انتہائی سخی)
مُنْذِر	(MUNZIR)	(ڈرانے والا)
مُنْکَدِر	(MUNKADIR)	(جھپٹنے والا)
مُنِیب	(MUNEEB)	(خدا کی طرف رجوع کرنے والا)
مَنصُور	(MANSOOR)	(فتح مند، مدد کیا ہوا)
مُونِس	(MOONIS)	(دوست، غمخوار)
مَیْمُون	(MAIMOON)	(خوشی، مبارک، سعید)
نافِع	(NAFEY')	(نفع دینے والا)
ناعِم	(NAA'IM)	(خوش حال زندگی بسر کرنے والا)
نَصِیب	(NASEEB)	(حصہ)
نُعْمَان	(NU'MAN)	(نعمتیں پانے والا)

نُعَیم	(NU'AIM)	(صاحب نعمت)
نَوْفَل	(NOFAL)	(فیاض، سخی، دریادل)
واقِد	(WAAQID)	(آگ روشن کرنے والا)
واسِع	(WASEY')	(وسعت دینے والا)
وائِل	(WAAIL)	(پناہ میں آنے والا)
وَقّاص	(WAQQAS)	
هِلال	(HILAL)	(نیا چاند)
یاسِر	(YAASIR)	(آسانی ونرمی)
یَسار	(YASAAR)	(دولت مند، امیر کبیر)
یامین	(YAAMEEN)	(بابرکت)
یَمان	(YAMAAN)	(برکت والا)

اسمائے صحابیات رضی اللہ تعالی عنهن

آسِیَه	(AASIYAH)	(ستون)
آمِنَه	(AAMINAH)	(مطمئن اور بے خوف)
اَسْمَاء	(ASMA)	
اُمَیْمَه	(UMAIMAH)	
اُمَامَه	(UMAAMAH)	
اُنَیْسَه	(UNAISAH)	
اُثَیْلَه	(USAILAH)	
اَرْوَی	(ARWA)	
بَرِیْرَه	(BAREERAH)	

بُسْرَہ	(BUSRAH)	
بَشِیْرَہ	(BASHEERAH)	
ثُوَیْبَہ	(SUWAIBAH)	
جَمِیلَہ	(JAMEELAH)	(حسین،خوبصورت)
حَبِیبَہ	(HABEEBAH)	(دوست)
حَرْمَلَہ	(HARMALAH)	(چھوٹی پوشاک)
حَلِیْمَہ	(HAALEEMAH)	(بردبار، متحمل مزاج)
حَمْنَہ	(HAMNAH)	
حَوَّاء	(HAWWA)	
حَوْلَاء	(HAULA)	
خالِدہ	(KHAALIDAH)	(دیر تک رہنے والی)
خُزَیْمَہ	(KHUZAIMAH)	
خَوْلَہ	(KHAULAH)	
دُجَانَہ	(DUJAANAH)	
رَبَاب	(RABAAB)	
رُزَیْنَہ	(RUZAINAH)	
رُقَیَّہ	(RUQAYYAH)	
رُقَیْقَہ	(RUQAIQAH)	
رَمْلَہ	(RAMLAH)	
رُمَیْثَة	(RUMAISAH)	
رِمْثَة	(RIMSAH)	

زُرَيْنَه	(ZURAINAH)	
سُعِيْدَة	(SU'EEDAH)	
سُكَيْنَة	(SUKAINAH)	
سُمَيَّةُ	(SUMAYYAH)	
شِفَاء	(SHIFA)	(تندرستی، صحت)
عاتِكه	(AATIKAH)	(بہت خوشبو ملنے والی)
عَقِيله	(AQEELAH)	(عقل والی، سمجھدار)
غَزْوَه	(GHAZWAH)	
فارِعه	(FAARI'AH)	
فَاخِتَه	(FAAKHITAH)	
فُرَيْعَه	(FURAI'AH)	
قُرَّةُ العَين	QURRA-TUL-) ('AYN	(آنکھوں کی ٹھنڈک)
قُتَيْلَه	(QUTAILAH)	
لُبَنَى	(LUBNA)	(خوبصورت)
مَرْيَم	(MARYAM)	(کنواری)
مُخْتَارَه	(MUKHTAARAH)	(بااختیار، پسندیدہ)
مُلَيْكَه	(MULAIKAH)	

	(MAIMOONAH)	مَیمُونة
(بہترین، عمدہ)	(NAFEESAH)	نَفیسة

تابعین وبزرگانِ دین رحمهم الله المبین کے نام

(سیدھا)	(AIMAN)	اَیْمَن
(قائم، مضبوط، سچا)	(SAABIT)	ثابت
(زبردست)	(JUBAIR)	جُبَیْر
(سردار)	(HAAKIM)	حاکِم
(بہت تعریف کرنے والا)	(HAMMAAD)	حَمَّاد
(دوست، پیارا)	(HABEEB)	حبیب
(سچا دوست)	(KHALEEL)	خلیل
(باوقار، بردبار، سنجیدہ)	(RAZEEN)	رَزین
(بخشش، انعام)	('ATA)	عطاء
(آباد کرنے والا)	(AAMIR)	عامر
(نگہبان)	(AASIM)	عاصم
(گھنا درخت)	(GHAREEF)	غَرِیف
(خوش بخت)	(SA'EED)	سعید
(اللہ عزوجل کی راہ میں لڑنے والا)	(MUJAHID)	مُجَاهِد
(برداشت کرنے والا)	(MUS'AB)	مُصْعَب
(نرم پہاڑ، توڑنے والا)	(HAASHIM)	هاشِم
(بہادر)	(SHUJA')	شُجاع

سَہُل	(SAHL)	(نرم مزاج، آسان)
سِمَاک	(SIMAAK)	(بلند)
مَعرُوف	(MA'ROOF)	(مشہور)
ظَفَر	(ZAFAR)	(کامیاب)

مدنی منوں کے نام

آصف	(ASIF)	(حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام، مجازاً ہر لائق وزیر)
آفتاب	(AAFTAAB)	(سورج)
اِحتشام	(EHTISHAM)	(شان وشوکت)
اِظہار	(AZHAAR)	(کھولنا، ظاہر کرنا)
اَرسَلان	(ARSALAN)	(شیر)
اَصغر	(ASGHAR)	(نہایت چھوٹا)
اَکرَم	(AKRAM)	(بہت مہربان، بہت سخی)
اِکرام	(IKRAAM)	(عزت، بزرگی)
اِنعام	(INA'M)	(تحفہ، بدلہ)
اَنوَار	(ANWAAR)	(نور کی جمع، روشنی)
اَنور	(ANWAR)	(بہت روشن، نہایت نورانی)
اِشتیاق	(ISHTIYAQ)	(شوق، آرزو، تمنا رکھنے والا)
اقبال	(IQBAAL)	(بلند رتبہ)

اِمتیاز	(IMTEYAZ)	(سمجھ،شعور رکھنے والا)
اَنیق	(ANEEQ)	(خوب،عجیب)
تنویر	(TANVEER)	(روشنی،چمک)
تَوصِیف	(TOUSEEF)	(خوبی)
جمال	(JAMAAL)	(حُسن)
جمیل	(JAMEEL)	(خوبصورت)
حَشمت	(HASHMAT)	(بزرگی،شان وشوکت)
حیدر	(HAIDAR)	(حضرت علی رضی الله تعالی عنه کالقب،شیر)
خاوَر	(KHAAWAR)	(سورج)
خلیل	(KHALEEL)	(سچادوست)
خرم	(KHURRAM)	(خوش،شادمان)
خُورشید	(KHURSHEED)	(سورج)
دِلاوَر	(DILAWAR)	(بہادر،شجاع)
ذَاکِر	(ZAKIR)	(ذِکرکرنے والا)
ذِیشان	(ZEESHAN)	(شان وشوکت والا)
رَفاقَت	(RAFAQAT)	(ساتھ،دوستی،خیرخواہی)
رَمضان	(RAMZAN)	
رِضوان	(RIZWAN)	(جنت،برکت)
رِیاض	(RIYAZ)	(روضہ کی جمع ،باغات،محنت مشقت)

زَوّار	(ZAWAAR)	(زیارت کرنے والا، زائر)
سائل	(SAI'L)	(سوال کرنے والا)
سَرفراز	(SARFARAAZ)	(معزز)
سَلِیم	(SALEEM)	(بردبار، صلح پسند، صاف دل)
شائق	(SHAA'IQ)	(شوقین)
شُجاعت	(SHUJA'AT)	(بہادری)
شفیق	(SHAFEEQ)	(مہربان، ہمدرد)
صابِر	(SABIR)	(صبر کرنے والا)
صَدَاقت	(SADAQAT)	(سچائی، خلوص)
صِدّیق	(SIDDEEQ)	(نہایت سچا)
صَغیر	(SAGHEER)	(چھوٹا)
ضِیاء	(ZIYA)	(روشنی، چمک)
عاطِف	(ATIF)	(شفیق، مہربان)
عاشِر	('AASHIR)	(دسواں)
عَتیق	('ATEEQ)	(چنا ہوا)
عَدنان	(ADNAN)	(حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہمارے نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے جدِ اعلٰی کا نام)

عِمران	(IMRAN)	(حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام)
غَضنفَر	(GHAZANFAR)	(شیر، بہادر)
فارُوق	(FAROOQ)	(فرق کرنے والا)
فرید	(FAREED)	(بے مثل، یکتا)
فائق	(FAA'IQ)	(ممتاز، فوقیت رکھنے والا)
فراز	(FARAAZ)	(بلندی)
فَیّاض	(FAYYAZ)	(سخی، دریادل)
فَرُّخ	(FARRUKKH)	(مبارک)
قمر	(QAMAR)	(چاند)
کامران	(KAMRAAN)	(کامیاب)
کاشِف	(KASHIF)	(ظاہر کرنے والا، کھولنے والا)
کَفیل	(KAFEEL)	(کفالت کرنے والا)
کلیم	(KALEEM)	(بات کرنے والا، ہم سخن)
کوکب	(KOKAB)	(روشن تارا)
گُلفام	(GULFAAM)	(پھول کی سی رنگت والا)
لائق	(LAA'IQ)	(قابل)
مُعین	(MU'EEN)	(مددگار)
مَقبول	(MAQBOOL)	(پیارا، محبوب)
مَقصود	(MAQSOOD)	(مطلوب، مراد)

مُہتاب	(MAHTAAB)	(چاند، چاند کی روشنی)
نِثار	(NISAR)	(نچھاور، فریفتہ)
ندیم	(NADEEM)	(دوست، ساتھی)
نوید	(NAVEED)	(خوشخبری، بشارت)
نِیاز	(NIYAZ)	(عاجزی، تبرک)
واصِف	(WASIF)	(تعریف کرنے والا)
وارِث	(WAARIS)	(مددگار، حمایتی)
وَجاہت	(WAJAHAT)	(رعب)
وَسیم	(WASEEM)	(خوبصورت، حسین)
وَقار	(WAQAR)	(بردباری، قدرومنزلت)
نادِر	(NAADIR)	(عمدہ، انوکھا)
وَقیع	(WAKEE')	(عزت دار، بلند مرتبہ، معزز)
ہاشم	(HAASHIM)	(سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پر دادا کا نام)
یاوَر	(YAAWAR)	(حمایتی، دست گیر)

مدنی منیوں کے نام

اَمِیْنہ	(AMEENAH)	(امن والی)
آصِفہ	(AASIFAH)	(جمع کرنے والی، ضبط کرنے والی)
بُشریٰ	(BUSHRA)	(خوش خبری)

ثانِیہ	(SANIYAH)	(دوسری)
ثمِینہ	(SAMEENAH)	(قیمتی)
رابِعہ	(RAABI'AH)	(چوتھی)
ساجِدہ	(SAAJIDAH)	(عبادت گزار)
سامِعہ	(SAMI'AH)	(سننے والی)
سِدرَہ	(SIDRAH)	(بیری کا درخت)
سَکِینہ	(SAKEENAH)	(سکون، اطمینان)
شازِیہ	(SHAZIYAH)	(نرالی، انوکھی، قیمتی، نایاب)
شائِستہ	(SHA'ISTAH)	(مہذب، باخلاق ،بامروت)
شاکِرَہ	(SHAAKIRAH)	(شکر گزار)
شَکِیلَہ	(SHAKEELAH)	(خوبصورت)
شَمِیم	(SHAMEEM)	(مہک، خوشبو)
شِگُفتہ	(SHIGUFTAH)	(کھلا ہوا، خوش، شادماں، مسرور)
شَفِیقہ	(SHAFEEQAH)	(شفقت کرنے والی)
صُغریٰ	(SUGHRA)	(چھوٹی)
صَبا	(SABA)	(صبح کی تازہ ہوا)
طالِعہ	(TAALI'AH)	(روشنی)
طاہِرَہ	(TAHIRAH)	(پاک)
طُوبیٰ	(TOOBA)	(خوش خبری)

عاشِرَہ	('AASHIRAH)	(دسویں)
عاطِفَہ	('AATIFA)	(مہربانی کرنے والی)
عاصِمَہ	('AASIMA)	(پاک دامن)
عافِیَہ	('AAFIYAH)	(خیریت کی طلب گار)
عاتِقَہ	('AATIQAH)	(آزاد)
فَرْحانہ	(FARHANAH)	(خوش، مسرور)
فَہمِیدہ	(FAHMIDAH)	(فہم والی)
فائِزَہ	(FA'IZAH)	(کامیاب)
فَرخُنْدَہ	(FARKHANDAH)	(مبارک، خوش)
فَرِیحہ	(FAREEHAH)	(خوشحال، پرمسرت)
فَرزانہ	(FARZAANAH)	(سمجھدار)
کُبْریٰ	(KUBRA)	(بڑی)
کاشِفَہ	(KASHIFAH)	(ابہام ختم کرنے والی)
مَہوِش	(MAHWISH)	(خوبصورت، چاند جیسی)
نائِلَہ	(NA'ILAH)	(حاصل کرنے والی)
نافِعَہ	(NAFI'AH)	(نفع دینے والی)
نَگْہَت	(NIGHAT)	(خوشبو، مہک)
نَسْرِین	(NASREEN)	(ایک قسم کا سفید گلاب)
ہالَہ	(HAALAH)	(چاند کے چاروں اطراف کا روشن دائرہ)
یاسْمِین	(YASMEEN)	(چنبیلی کا پھول)

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ قرآن کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
الفردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹	دار الفکر بیروت ۱۴۰۶ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
البحر الزخار المعروف بمسند البزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورہ ۱۴۲۴ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
التیسیر شرح الجامع الصغیر	علامہ محمد عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام الشافعی الریاض ۱۴۰۸
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
مجمع الانہر	عبد الرحمن بن محمد المدعو بشیخی زادہ، متوفی ۱۰۷۸	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
رد المحتار علی الدر المختار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ

فتاوٰی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۱۸ھ
فتاوٰی مصطفویہ	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطارؔ قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی بصری، ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
کتاب الاذکار	امام ابو زکریا یحیی بن شرف النووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی	امام حافظ ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
اسد الغابۃ	ابو الحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
الملفوظ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت)	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی